شورش کاشمیریؒ

سوانح عمری

کچھ گئے وقتوں کی یادیں، کچھ گریبانوں کے چاک
کچھ بگولوں کی حکایت، کچھ بیابانوں کی خاک
کچھ تمناؤں کے خاکے، کچھ عزیزوں کے خیال
کچھ ادب کے سلسلے، کچھ شاعری کے ماہ و سال
کچھ گھنی پلکوں کے سائے، کچھ نہفتہ معرکے
کچھ غزالوں کا تعاقب، کچھ شگفتہ معرکے
کچھ زمانہ کی دغا کے سلسلوں کا پیچ و خم
کچھ دل بے مدعا کے ولولوں کا زیر و بم
کچھ بہت پہلے کی باتیں، کچھ بہت آگے کے راز
کچھ حدیثِ زلف و بادہ، کچھ نوائے سوز و ساز
کچھ وفانا آشناؤں کی وفا کے تذکرے
کچھ خزاں کی داستانیں، کچھ صبا کے تذکرے
کچھ ادیبوں کی زباں میں خوش جبینوں سے گلے
کچھ غزل کے نرم لہجہ میں حسینوں سے گلے
کچھ سلاسل کے ترانے، کچھ قفس کی بولیاں
کچھ غنا کی مجلسیں، کچھ مطربوں کی ٹولیاں
کچھ سرود و شعر کے عنوان لہراتے ہوئے
کچھ نگاہِ ناز کے فرمان اِتراتے ہوئے
کچھ شروعِ عشق کی بے تابیاں افکار میں
کچھ غزلہائے رواں کی رونقیں بازار میں
کچھ شکستہ آرزوئیں مرثیوں کے روپ میں
جیسے اک تنہا مسافر دوپہر کی دھوپ میں
کچھ عزیزوں کے بچھڑنے اور بچھڑنے کا ملال
کچھ اندھیری رات میں پھیلے ہوئے روشن خیال
چند دیوانوں کی صحبت، چند فرزانوں کا ساتھ
چند نظموں کی رفاقت، چند افسانوں کا ساتھ
واعظوں کی ہم نشینی، حلقۂ رنداں کی بات
دوستوں کی نکتہ چینی، دشمنوں کا التفات
آشناؤں کی جفائیں، ہم نواؤں کے فریب
آئے دن کی کشمکش میں رہنماؤں کے فریب
کچھ حقائق، کچھ معارف، کچھ لطائف، کچھ نکات
اس طرح بکھرے پڑے ہیں جیسے تاروں کی برات

ان میں کوئی زمزمہ ہے اور کوئی فریاد ہے
ہاں! انہی الفاظ میں شورش مری روداد ہے